السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ جمعہ میں آتا ہے ''جب تمہیں نماز جمعہ کے لیے بلایا جائے تو دوڑ کر آ ؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔'' تو کیا اس آیت کی روشنی میں پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے پندرہ بیس منٹ پہلے دی جا سکتی ہے؟ (یعنی جمعہ کے لیے دو اذانیں) ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ایک اذان ہی دی جائے۔ لیکن اگر ایک اذان ہی دی جائے تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے، کیونکہ اس آیت سے تو یہی واضح ہورہا ہے۔ حدیث میں ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے آنے والے کو جمعے کا ثواب ملتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ جمعہ کی آیت کریمہ میں، منبری اذان کا بیان ہے۔ (یعنی اُس اذان کا جو خطیب صاحب کے منبر پر بیٹھنے پر کہی جاتی ہے) پہلی اذان کا نہیں، کیونکہ وہ تو خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوئی اور وہ ضروری بھی نہیں صرف جائز ہے۔ جب کہ قرآنی آیت میں وجوب کے وقت کا ذکر ہے۔ اصولِ فقہ میں قاعدہ مشہور ہے: ''مَا لَا یَتِمُّ الوَاجِبُ اِلَّا بِہٖ فَھُوَ وَاجِبٌ''

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اتنا وقت پہلے کاروبار چھوڑ دینا چاہیے کہ آدمی منبری اذان کے وقت مسجد میں پہنچ سکے، اور حدیث میں جن گھڑیوں کا بیان ہے، وہ صرف فضیلت کی گھڑیاں ہیں وجوب کی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی آیت میں پہلی اذان کی طرف اشارہ تک نہیں اور نہ آج تک کسی مفسر نے اس سے یہ بات سمجھی ہے جو آپ کے ذہن میں ہے۔

اصلاً اذان ایک ہی ہے جس طرح کہ خطیب صاحب نے فرمایا۔ اضافی اذان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جواز ہے۔ اس بارے میں تفصیل پہلے ''الاعتصام'' وغیرہ میں چھپ چکی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 242

محدث فتویٰ